106461 ـ نماز تراویح کی طوالت

سوال

ایك مسجد کے امام صاحب نماز تراویح میں ہر رکعت میں ایك صفحہ قرآت کرتے ہیں جو کہ پندرہ آیت کے قریب ہے، کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ لمبی قرآت کرتا ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ قرآت چھوٹی ہوتی ہے.
برائے مہربانی یہ بتائیں کہ نماز تراویح میں سنت کیا ہے اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ سے لمبی ہونے کی کوئی معروف حد پائی جاتی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح بخاری میں حدیث سے ثابت ہے کہ رمضان اور غیر رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام گیارہ رکعات فرمایا کرتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآت اور ارکان میں طوالت فرماتے، حتی کہ آپ نےایك بار تو ترتیل کے ساتھ ٹھر ٹھر کر پانچ سپاروں سے بھی زیادہ ایك ہی رکعت میں تلاوت فرمائی.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس سے قبل یا کچھ بعد قیام کرتے، اور پھر طلوع فجر کے قریب تك جاری رکھتے، اس طرح آپ تقریبا پانچ گھنٹوں میں تیرہ رکعات ادا فرمائے، اس کا معنی یہ ہوا کہ آپ قرآت او ارکان لمبے لمبےکیا کرتے تھے.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے سب لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی کی امام میں جمع کر دیا تو وہ ایك رکعت میں سورۃ البقرۃ کی تقریبا تیس آیات پڑھتے، یعنی چار یا پانچ صفحات، اس طرح وہ سورۃ البقرۃ کو آٹھ رکعات میں ختم کرتے تھے، اور اگر وہ اسے بارہ رکعات میں ختم کرتے تو وہ سمجھتے کہ نماز کو مختصر اور تخفیف کے ساتھ ادا کیا ہے.

نماز تراویح میں سنت یہی ہے، بعض آئمہ کہتے ہیں کہ اگر نماز تراویح تخفیف کے ساتھ ادا کرے تو رکعات کی تعداد چالیس تك کر دے، اور اگر اقتصار پسند کرتا ہے تو پھر گیارہ یا تیرہ رکعت ادا کرے اور اس میں قرآت زیادہ اور ارکان لمبے لمبے کرے تا کہ سنت پر عمل ہو سکے، کیونکہ سنت گیارہ رکعات ہی ہیں.

مقصود یہ ہے کہ اتنے وقت میں تراویح ادا کی جائے جب دل کو سکون و اطمنان حاصل ہو جو کہ ایك گھنٹے سے

کم نہیں ہو سکتا، اور جو اسے طویل اور لمبا سمجھے تو اس نے منقول کی مخالفت کی اس کی بات کی طرف دھیان نہیں دیا جائیگا " انتہی

فضيلة الشيخ ابن جبرين.